سوال

(340)ناخواندگی کے خاتمہ کی کوششیں اورامی امت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم اخبارات میں اورسڑکوں پر لگائے جانے والے بورڈوں میں ناخواندگی کے خلاف کوششوں کے بارے میں اکثر پڑھتے رہتے ہیں ،جن میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ ناخواندگی پسماندگی کا سبب ہے جب کہ اللہ تعالی نے اس امت کوامی کے وصف سے یاد کرتے ہوئے فرمایا :

هُوَالَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ (الجمعۃ ۶۲/۲)

''وہ ہی توہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے (محمد ﷺ کو) پیغمبر بنا کر بھیجا۔''

امید ہے آپ اس کی وضاحت فرمائیں گے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

امت محمدیہ کے افراد،جن کا عرب و عجم سے تعلق تھا ،نہ پڑھتے اورنہ لکھتے تھے،اسی وجہ سے انہیں امی کے نام سے موسوم کیا گیا ۔ان میں جو لوگ لکھنا پڑھنا جانتے تھے ،ان کی تعداددوسروں کے مقابلہ میں بہت ہی کم تھی ۔ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ بھی لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے جیساکہ ارشادباری تعالی ہے :

وَمَا كُنتَ تَتْلُو مِن قَبْلِهِ مِن كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ ۖ إِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ (العنکبوت ۴۸/۲۹)

''اورآپ اس سے پہلے کوئی کتاب نہیں پڑھتے تھے اورنہ اسے اپنے ہاتھ سے لکھ ہی سکتے تھے ایسا ہوتا تواہل باطل ضرورشک کرتے ۔''

یہ نبی الصلوۃ والسلام کی نبوت ورسالت کی صداقت کی ایک عظیم الشان دلیل ہے کہ آپ لوگوں کے پاس ایک ایسی مقدس کتاب لے کرتشریف لائے جس کے مقابلہ کی عرب و عجم تاب نہ لاسکے کیونکہ یہ کتاب پاک تواللہ تعالی نے آپ ﷺ پر وحی کے ذریعہ نازل فرمائی تھی اوراس وحی الہی کوروح الامین حضرت جبرائیل علیہ السلام لاتے رہے ،اسی طرح اللہ تعالی نے آپؐ پر سنت مطہرہ اورپہلے لوگوں کے علوم میں سے بہت سے علوم بھی بذریعہ وحی نازل فرمائے ،یہی وجہ ہے کہ آپؐ نے ماضی کے بھی بہت سے حالات وواقعات بیان فرمائے اوربہت سے ایسے حالات وواقعات کی بھی خبردی جوآخری زمانہ میں یا قیامت کے دن ظہورپذیر ہوں گے نیز آپ ﷺ نے جنت ،دوزخ ،اہل جنت اوراہل جہنم کے بھی بہت سے حالات بتائے اوراس طرح اللہ تعالی نے آپؐ کو دوسروں پر بزرگی اور فضیلت عطافرمائی اورلوگوں کو بتایا کہ آپؐ کواللہ تعالی نے کس قدر بلندو بالااورارفع واعلی مقام ومرتبہ پر فائزفرمایا ہے ۔اللہ تعالی نے امت محمدیہ کا ذکرکرتے ہوئے اس کے جس وصف امیت کا ذکر کیا ہے اس سے یہ مقصودنہیں ہے کہ امیت کوباقی رہنے دیا جائے بلکہ اس سے

مقصود تو صرف امر واقعہ اور صورت حال کا بیان ہے کہ جب اللہ تعالی نے اس امت کی ہدایت ورہنمائی کے لئے اپنے محبوب پیغمبر حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا تھا تو اس وقت یہ امت ناخواندہ تھی، اس سے ناخواندگی کی ترغیب مقصود نہیں ہے کیونکہ کتاب وسنت کے صفحات پڑھنے لکھنے کی ترغیب اور ناخواندگی کے خاتمہ کے حکم سے لبریز ہیں، چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالی نے ارشاد فرمایا ہے :

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (الزمر ۹/۳۹)

''کہو بھلا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو نہیں رکھتے دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔''

نیز فرمایا :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَإِذَا قِيلَ انشُزُوا فَانشُزُوا يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ (المجادلۃ ۵۸/۱۱)

''اے اہل ایمان !جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کھل کر بیٹھو تو کھل کر بیٹھا کرو (یعنی کھلا دائرہ بنا کر بیٹھا کرو تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ وہاں بیٹھ سکیں)۔(واللہ اعلم)، اللہ تم کو کشادگی بخشے گا اور جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہوا کرو، جو لوگ تم میں سے ایمان لائے ہیں اور جن کو علم عطا کیا گیا ہے، اللہ ان کے درجے بلند کر دے گا۔''

اور فرمایا :

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (فاطر ۳۵/۲۸)

''اللہ سے تو اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں، جو صاحب علم ہیں۔''

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے ''جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے کسی راستہ پر چلا تو اللہ تعالی نے اس کے لئے جنت کے راستہ پر چلنا آسان بنا دے گا۔'' (صحیح مسلم) نیز آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے : جس شخص کے ساتھ اللہ تعالی خیر وبھلائی کا ارادہ فرمائے، اسے دین کا علم عطا فرما دیتا ہے۔'' (متفق علیہ) اس مضمون کی اور بھی بہت سی آیات واحادیث ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

مقالات وفتاویٰ ابن باز

صفحہ 421

محدث فتویٰ